دار الافتاء والتحقیق

زیر اہتمام: مدرسہ جامعۃ الابرار گلبرگ

مکان نمبر C-90/2، بلاک 11، گلبرگ، بی این جی 2000 والی گلی، ایف بی ایریا، کراچی

فون نمبر: 021-36368457, 0326-2810075 ای میل ایڈریس: daruliftawaltahqeeq@gmail.com

فتویٰ نمبر: 3/27	کتاب الاضحیۃ	تاریخ: ۲۱/ ذوالقعدۃ/ ۱۴۴۶ھ

ایک گھر میں مشترکہ طور پر رہائش پذیر بھائیوں کی طرف سے ایک قربانی کافی ہونے کا حکم

مفتی صاحب! گھر میں چار بھائی کام کرنے والے ہوں، یعنی ایک کی کپڑے کی دکان ہو، اور ایک ٹھیکہ اٹھاتا ہو، اور ایک راج مستری کا کام کرنے والا ہو، اور سب کا کھانا پینا ایک ساتھ ہو، یعنی ایک گھر میں رہائش پذیر ہوں، تو آیا سب پر قربانی واجب ہے یا ایک بھائی قربانی کرے تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا؟

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصليًا ومسلمًا

صورتِ مسئولہ میں جتنے بھی بھائی صاحبِ نصاب ہوں اُن میں سے ہر ایک پر الگ الگ قربانی واجب ہے، اس لیے اگر سب بھائی صاحبِ نصاب ہوں یعنی ہر ایک کی ذاتی ملکیت میں قربانی کے تین دنوں (یعنی 10، 11 اور 12 ذوالحجہ) میں نصاب کے بقدر مال اور رقم موجود ہو تو ایسی صورت میں سب پر الگ الگ قربانی واجب ہے، ایسی صورت میں محض ایک گھر میں رہنے اور کھانے پینے کے مشترک ہونے کی وجہ سے سب بھائیوں کی طرف سے ایک بکرے یا گائے اور اونٹ کے ایک حصہ کی قربانی کافی نہیں ہوگی۔ نیز گھر کے سربراہ کی ذاتی قربانی بھی گھر کے دیگر صاحبِ نصاب افراد کی طرف سے کافی نہیں ہوتی۔

واضح رہے کہ قربانی کے واجب ہونے کا نصاب وہی ہے جو صدقہ فطر کے واجب ہونے کا نصاب ہے، یعنی جس مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم، مرد یا عورت کی ملکیت میں ایامِ قربانی میں ساڑھے سات تولہ سونا ہو، یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو، یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر رقم یا مالِ تجارت یا ضرورت سے زائد مال وسامان موجود ہو، یا مذکورہ پانچ چیزوں میں سے بعض کی یا سب کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولے چاندی (یعنی 612.36 گرام چاندی) کی قیمت کے برابر ہو تو اس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے۔

لما في بدائع الصنائع:

"ولا يجوز بعير واحد ولا بقرة واحدة عن أكثر من سبعة ويجوز ذلك عن سبعة أو أقل من ذلك، وهذا قول عامة العلماء. وقال مالك رحمه الله: يجزي ذلك عن أهل بيت واحد وإن زادوا على سبعة ولا يجزي عن أهل بيتين وإن كانوا أقل من سبعة، والصحيح قول العامة؛ لما

نوٹ: دارالافتاء والتحقیق جامعۃ الابرار سے جاری ہونے والا ہر فتویٰ سائل کی طرف سے دیے گئے سوالنامہ کے مطابق ہوتا ہے، اگر صورت حال پوچھے گئے سوال کے برعکس ہو تو فتویٰ کالعدم ہوگا

روي عن رسول الله ﷺ: «البدنة تجزي عن سبعة والبقرة تجزي عن سبعة». وعن جابر رضي الله عنه قال: «نحرنا مع رسول الله ﷺ البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة من غير فصل بين أهل بيت وبيتين». ولأن القياس يأبى جوازها عن أكثر من واحد؛ لما ذكرنا أن القربة في الذبح وأنه فعل واحد لا يتجزأ؛ لكنا تركنا القياس بالخبر المقتضي للجواز عن سبعة مطلقا فيعمل بالقياس فيما وراءه؛ لأن البقرة بمنزلة سبع شياه ثم جازت التضحية بسبع شياه عن سبعة سواء كانوا من أهل بيت أو بيتين فكذا البقرة."

(كتاب التضحية: فصل في محل إقامة الواجب في الأضحية، ٥/ ٧٠، ط: سعيد)

وفي الفتاوى البزازية على هامش الهندية:

"قال الإمام رضي الله عنه: من ملك مائتي درهم أو عرضا يساويه غير مسكنه وثيابه الذي يلبسه والمتاع الذي يحتاج إليه إلى أن يذبح الأضحية يجب عليه، والغنى والفقر والولادة والموت إنما تعتبر في آخر أيام الأضحية . . . له مال كثير في يد مضاربه أو شريكه ومعه من الحجرين أو متاع البيت ما يشتري به الأضحية تلزم."

(كتاب الأضحية: الفصل الثاني في نصابها، ٦/ ٢٨٦، ط: رشيدية)

الجواب صحیح	الجواب صحیح	فقط واللہ تعالیٰ اعلم
بندہ مبین الرحمٰن عفی عنہ	بندہ محمد عمران عفی عنہ	بندہ ابو محمد عفی عنہ
۲۳/ ذوالقعدۃ/ ۱۴۴۶ھ	۲۳/ ذوالقعدۃ/ ۱۴۴۶ھ	دارالافتاء جامعۃ الابرار کراچی
21/ مئی/ 2025ء	21/ مئی/ 2025ء	۲۳/ ذوالقعدۃ/ ۱۴۴۶ھ
مفتی		21/ مئی/ 2025ء

دار الإفتاء والتحقيق جامعة الأبرار
فتوی نمبر: ۲۷/۳
مورخہ: ۹۴۶/۱۱/۲۳

نوٹ: دارالافتاء والتحقیق جامعۃ الابرار سے جاری ہونے والا ہر فتویٰ سائل کی طرف سے دیے گئے سوالنامہ کے مطابق ہوتا ہے، اگر صورت حال پوچھے گئے سوال کے برعکس ہو تو فتویٰ کالعدم ہو گا